بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم۔ اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۵ صفر ۱۳۹۰ھ - ۱۲ شہادت ۱۳۴۹ ہش - ۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۸۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے

جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل نہیں ہے

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اس کی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے کہ محو و اثبات اس کے ہاتھ میں ہے۔ یمحو اللہ مایشاء ویثبت۔

دیکھو اجرامِ سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور ان کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان اُن کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انہوں نے اُن میں صفاتِ الٰہیہ کو مان لیا۔ جیسے ہندو یا اور دوسرے بُت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پُوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سُورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ وہ ذرا سُورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔ ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے۔ اور حقیقت میں جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنّم میں جائے گا۔ وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ شہادت۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے کل مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی نماز سے قبل خطبۂ جمعہ میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفرِ مغربی افریقہ کی دینی اور للّٰہی اغراض پر روشنی ڈال کر ان اغراض کی تکمیل کے سلسلہ میں دعاؤں اور صدقات کے ذریعہ حضور کی مدد کرنے کی پُر زور تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا حضور افریقہ کی مظلوم اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات میں حصہ دار بنانے کی غرض سے مغربی افریقہ تشریف لے گئے ہیں ہم اگر یہاں بیٹھ کر ہی اِس سفر کے دینی اور للّٰہی مقاصد کی کامیابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرنے اور صدقات دینے میں مصروف رہیں تو ہم بھی اِن مقاصد کی تکمیل میں عند اللہ حصہ دار قرار پائیں گے اور وہ ہمیں بھی اپنے افضال و انعامات سے نوازے گا۔ آپ نے خطبہ کے دوران دعاؤں اور صدقات کی اہمیت واضح کرکے ثابت کیا کہ مومن کا سب سے کارگر ہتھیار جس سے وہ ہر میدان میں فتح پاتا ہے دعا ہی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو جذب کرتا ہے اور یہ تائید و نصرت اُسے فائز المرام کرنے کا موجب بنتی ہے۔ آپ نے فرمایا لہٰذا ہمیں دعائیں کرنے اور صدقات دینے کے فرض میں کوتاہی نہیں برتنی چاہیئے بلکہ پوری مستعدی اور عزم و تعہد کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور صدقات دینے چاہئیں تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت بارش کی طرح برسے اور حضور کا یہ للّٰہی سفر اسلام کے حق میں عظیم فتوحات پر منتج ہو۔

● تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایک مولوی فاضل او۔ ٹی کی ضرورت ہے۔ انہیں عربی اور دینیات کے مضامین پڑھانا ہوں گے۔ مرکزِ سلسلہ میں کام کرنے کے خواہشمند احباب مقامی امیر جماعت یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں جلد از جلد خاکسار کے نام بھیج دیں۔

ملک حبیب الرحمٰن
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

حضور ایدہ اللہ زیورک سے بخیریت فرانکفورٹ پہنچ گئے

حضور آج ۱۱ اپریل کو وہاں سے مغربی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں

ربوہ ——— مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب فرانکفورٹ سے اپنے تار مرسلہ ۹ اپریل میں جو یہاں ۱۰ اپریل کو موصول ہوا اطلاع دیتے ہیں:-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر کے پروگرام میں تھوڑی سی تبدیلی کی گئی ہے۔ تبدیل شدہ پروگرام کے مطابق حضور زیورک میں چار روز قیام فرمانے کے بعد مع اہلِ قافلہ آج ۹ اپریل کو زیورک سے بخیریت مغربی جرمنی کے شہر فرانکفورٹ پہنچ گئے ہیں۔ حضور یہاں سے ۱۱ اپریل کو ہفتہ کے روز بذریعہ ہوائی جہاز نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس روانہ ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اُسی روز سہ پہر کو چار بج کر دس منٹ پر وہاں پہنچیں گے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے مسلسل دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر اہلِ قافلہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور حضور کے سفرِ مغربی افریقہ کو اپنی غیر معمولی برکتوں سے نوازے اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ شہادت ۱۳۴۹ھ

قیامِ امن اور اسلام

دنیا میں قیامِ امن کے لئے اسلام نے جو رہنمائی فرمائی ہے اس کا جواب دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتا۔ سب سے پہلا اصول تو یہ ہے کہ اسلام کسی انسان کے "جبر" سے عقیدہ بدلنے کے حق میں نہیں ہے بلکہ وہ ہمیشہ دلائل اور عقل کو اپیل کرتا ہے۔ وہ کبھی یہ نہیں کہتا کہ اسلام کو قبول کرو ورنہ تمہاری گردن اُڑا دی جائے گی یا تم پر یہ جبر کیا جائے گا۔ وہ اسلام سے انکار کرنے والوں کو قطعاً جبر کی دھمکی تک نہیں دیتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اور صرف خالص ایمان چاہتا ہے۔ وہ یہاں تک کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا بلکہ صرف تمہارا اخلاص پہنچتا ہے۔ اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ ذرا سا جبر بھی برداشت نہیں کرتا وہ ہمارے ایمان میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں چاہتا۔

حقیقت یہ ہے کہ عقیدہ کے متعلق جبر کا استعمال اسلام کی ضد ہے اور صرف مخالفینِ حق ہی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے جہاں مقابلہ کی اجازت دی ہے وہاں اس نے صرف ان لوگوں کے مقابلہ کی اجازت دی ہے جو ظلم اور تلوار سے اہلِ حق کی ہستی مٹانے کے لئے اٹھتے ہیں اور وہ بھی اتنی شرائط کے ساتھ کہ انسان ذرا سی تعدی کا بھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان پر یہاں تک پابندی لگاتا ہے کہ ظالم کے ظلم کا جواب بھی اسی حد تک ہونا چاہیئے جس حد تک ظلم کیا گیا ہے۔ اس سے اگر بڑھو گے تو تم ظالم ٹھہرو گے اور اس کے لئے جوابدہ ہو گے۔ کتنے محتاط اور پیارے الفاظ ہیں:۔

"وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَاقْتُلُوْھُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ○" (سورہ بقرہ ۱۹۱ تا ۱۹۴)

(ترجمہ) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور (کسی پر) زیادتی نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔ اور جہاں بھی ان (ناحق لڑنے والوں) کو پاؤ انہیں قتل کرو۔ اور تم (بھی) انہیں اس جگہ سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور (یہ) فتنہ قتل سے (بھی) زیادہ سخت (نقصان دہ) ہے اور تم ان سے مسجدِ حرام کے قرب (وجوار) میں (اس وقت تک) جنگ نہ کرو جب تک وہ (خود) تم سے اس میں جنگ (کی ابتداء) نہ کریں۔ اور اگر وہ تم سے (وہاں بھی) جنگ کریں تو تم بھی انہیں قتل کرو۔ ان کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آ جائیں تو (یاد رکھو کہ) ظالموں کے سوا کسی پر گرفت (جائز) نہیں۔"

آج اگر دنیا کی اقوام اس پر عمل پیرا ہوں تو کیا دنیا میں کوئی بے انصافی یا قتل و غارت ایک قوم کا دوسری قوم پر ظلم و ستم قائم رہ سکتا ہے۔ کیا دنیا گہوارۂ امن نہیں بن جاتی۔ پھر یہی نہیں اللہ تعالیٰ مخالفینِ حق کو اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے اور اس کی اشاعت کی پوری پوری آزادی دیتا ہے اور صرف دلائل سے ان کی غلطی ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

یعنی اگر تم سچے ہو تو قرآن کریم کے مقابلہ میں کلام پیش کرو اور اس کے دلائل بھی پیش کرو۔ یہ اور بات ہے کہ تم ایسا نہیں کر سکو گے مگر تم کو کھلی کھلی اجازت ہے کہ تم ایسا کرو۔ یہاں کوئی جبر نہیں ہے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

یعنی رشد کو گمراہی سے صاف صاف الگ کر کے دکھا دیا گیا ہے اس لئے جبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لکم دینکم ولی دین

تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔ ایک دوسرے پر جبر کی ضرورت نہیں اپنے اپنے دین پر قائم رہنا ہر ایک کا حق ہے۔

فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ

جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے۔

آزادیٔ ضمیر کا اس سے بہتر اور مکمل اصول آج تک انسانی عقل معلوم نہیں کر سکی۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی عبادت میں انسان کا پورا پورا خلوص چاہتا ہے اور جب تک پورا پورا خلوص نہ ہو دنیا میں ایسا معاشرہ قائم نہیں ہو سکتا جو امنِ عالم کا مظہر ہو۔ جتنی انسانی صفات امنِ عالم کے قیام کے لئے لازمی ہیں وہ خلوص ہی کے لباس میں مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ عدل و انصاف اور رحم و کرم الغرض تمام نیک صفات ایمان باللہ کے خلوص ہی سے پرورش پاتی ہیں اور اس دنیا کو جنت کا ماحول عطا کرتی ہیں۔

کرن شب کی تاریکیاں دھو گئی ہے
صبا فصلِ لعل و گہر بو گئی ہے
کلی ہنس پڑی لڑکھڑایا ہے بندہ
سحر ہو گئی ہے سحر ہو گئی ہے

تنویر

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ کا آٹھواں جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات

محض تعلیمی ڈگریاں حاصل کرنا اور تعلیم یافتہ شمار ہونا ہی آپ کا مطمح نظر نہیں ہونا چاہیئے

اپنے اندر عملی زندگی میں پیش آنے والے ہر چیلنج کے کامیاب مقابلے کی اہلیت پیدا کیجئے

یہ جبھی ممکن ہے کہ آپ اس دنیا میں نقالی سے دامن بچاتے ہوئے حقیقی معنوں میں ایک مومنہ کی زندگی بسر کریں

ڈگری حاصل کرنے والی طالبات سے مہمان خصوصی محترمہ بیگم صاحبہ ایم۔ ایم احمد صاحب کا پرمغز خطبۂ اسناد

ربوہ ــــ ۵ اپریل کو جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ کے آٹھویں سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات میں اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم صاحبہ بیگم محترم جناب ایم۔ ایم احمد صاحب ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن نے ڈگریاں اور انعامات حاصل کرنے والی طالبات سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ محض تعلیمی ڈگریاں حاصل کرنے اور اس طرح محض تعلیم یافتہ شمار ہونے کو ہی اپنا مطمح نظر نہ بنائیں بلکہ تعلیم کے اصل اور حقیقی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے اندر عملی زندگی میں پیش آنے والے ہر چیلنج کا کامیاب مقابلہ کرنے اور اس طرح دنیا میں با مقصد اور کامیاب زندگی گزارنے کی اہلیت پیدا کریں تاکہ ان کا وجود دین قوم و ملک اور انسانیت کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکے اور عند اللہ وہ فائز المرام قرار پا سکیں ــــ تقسیم اسناد و انعامات کی یہ نہایت سنجیدہ و پُر وقار تقریب میں جامعہ کی طالبات اور ممبرات اسٹاف کے علاوہ بعض واجب الاحترام ہستیوں اور دیگر مہمان خواتین نے بھی شرکت فرمائی۔ چنانچہ دیگر خواتین کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اور خواتین مبارکہ بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔

جلسۂ اسناد کی مختصر روداد

جامعہ نصرت ربوہ کے اس آٹھویں سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات کا انعقاد اسلامی روایات کے مطابق سادہ و پُروقار طریق پر ۵ اپریل ۱۹۷۰ء ۹½ بجے ہال میں عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر ہال اور سٹیج کو بہت عمدگی اور نظافت کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا۔ مہمان خصوصی محترمہ بیگم صاحبہ ایم۔ ایم احمد صاحب وقت مقررہ پر محترمہ پرنسپل صاحبہ مسز شاہ اور لیکچررز کے ساتھ جلوس کی صورت میں ہال میں داخل ہوئیں۔ ہال میں موجود جملہ خواتین احتراماً کھڑی ہو گئیں۔ اور اس وقت تک کھڑی رہیں جب تک کہ مہمان خصوصی کرسی صدارت پر تشریف فرما نہ ہو گئیں مہمان خصوصی کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات کی بناء پر گزشتہ سال بی۔ اے کے امتحانات میں کامیاب ہونے والی طالبات کو سندات عطا فرمائیں۔ اس موقعہ پر ۴۳ طالبات کو اسناد عطا کی گئیں جملہ تقسیم اسناد کی جملہ کارروائی دیگر زنانہ کالجوں کے معمول کے برخلاف اپنی قومی زبان یعنی اردو میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس طرح اردو کو اس کا جائز مقام دینے میں جامعہ نصرت کو جو خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ اس کا دلخوش کن مظاہرہ امسال بھی دیکھنے میں آیا۔

تقسیم انعامات کی تقریب

بعد ازاں محترمہ موصوفہ نے کالج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں آپ نے کالج کے شاندار نتائج، کھیلوں اور مختلف سوسائٹیز کی سرگرمیوں اور لائبریری کی کتب میں اضافے کا خاص طور پر ذکر کیا۔ آپ نے کالج یونین کی کاوشوں اور نمایاں کامیابیوں کو خاص طور سے سراہا۔ آپ نے بتایا کہ یونین کی طرف سے اس سال طالبات کو مباحثوں میں شرکت کی غرض سے چار شہروں ڈیمبل پور۔ ملتان۔ سیالکوٹ اور راولپنڈی کے کالجز برائے خواتین میں بھجوایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ کی طالبات نے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ وہ متعدد انفرادی انعامات حاصل کرنے کے علاوہ تین جگہ سے ٹرافیاں جیت کر لائیں۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ کی رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی محترمہ بیگم صاحبہ ایم۔ ایم احمد صاحب نے بی۔ اے کی طالبات کو دینیات کے امتحان میں کامیاب ہونے پر اسنادات عطا فرمائیں۔ انہوں نے ۵۰ طالبات کو ایف۔ اے کی اسناد اور دو طالبات (ربیقہ زاہدہ بی۔ اے دختر عبد الرحمن صاحب شاکر اور ارشاد پروین) کو نظارت کے دینیات کے امتحان میں اوّل آنے پر طلائی تمغے عطا کئے۔ یہ تمغے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے دیئے گئے۔ ناصرہ سال سوم۔ امۃ المصور۔ امۃ الحکیم لئیقہ سال چہارم اور شاہدہ پروین سال دوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مرتب کردہ دینیات کے نصاب میں اوّل آنے پر حضور کی طرف سے پچھتر روپے کی نقدی بطور انعام دی گئی۔ بعد ازاں متعدد طالبات کو ان کی عمدہ تعلیمی کارکردگی پر انعامات دیئے گئے۔ ان انعامات کے بعد بورڈ اور یونیورسٹی کی نٹ بال، بیڈمنٹن اور والی بال کی ٹیموں کو ٹرافیاں اور انعامات دیئے گئے۔ دوسرے شہروں سے مباحثوں میں جو طالبات ٹرافیاں لائی تھیں۔ وہ بھی ان کو دی گئیں۔ ان طالبات کے نام یہ ہیں۔ لبنیٰ اور منصت کو کیمبل پور کی ٹرافی۔ بشریٰ بٹ کو سیالکوٹ کی ٹرافی۔ نزہت عزیز اور صدیقہ کو کیمبل پور کی ٹرافی۔ بشریٰ بٹ کو کالج کی بہترین طالبہ قرار پانے پر خصوصی انعام دیا گیا۔

مہمان خصوصی کا طالبات سے خطاب

انعامات تقسیم فرمانے کے بعد مہمان خصوصی محترمہ بیگم صاحبہ نے اسناد و انعامات حاصل کرنے والی طالبات سے خطاب فرما کر انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔ آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں آپ کو آپ کی ان کامیابیوں پر مبارکباد دیتی ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ ہر کامیابی خوشی کا موجب ہوتی ہے۔ اور کامیابی حاصل کرنے والوں کو مبارکباد کا مستحق بناتی ہے۔ اس لئے آپ کی ان کامیابیوں پر خود آپ کا اور ہمارا خوش ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ لیکن آپ کو یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہی کامیابی اصل معنوں میں خوشی کی موجب ہوتی ہے۔ اور ہونی بھی چاہیئے جو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ اور زندگی کے اصل امتحانوں میں کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ہو۔ اس لئے آپ ان کامیابیوں پر مطمئن نہ ہوں۔ بلکہ زندگی کے اصل امتحانوں میں کامیابی حاصل کرنے کو اپنا مطمح نظر بنائیں۔ ڈگریاں حاصل کرنا اور تعلیم یافتہ شمار ہونا اپنے اندر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ تاوقتیکہ یہ چیزیں عملی زندگی میں کامیابی پر منتج نہ ہوں۔ اب آپ تعلیم کے ایک اہم مرحلہ سے فارغ ہو کر عملی دنیا میں قدم رکھ رہی ہیں۔ عمل کے اس نئے میدان میں آپ کو قدم قدم پر نئے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہر چیلنج کا کامیاب مقابلہ کر کے سرخرو ہونا اور ہوتے چلے جانا اصل کامیابی ہے۔ یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ ڈگریاں حاصل کرنے اور تعلیم یافتہ شمار ہونے کو ہی اپنا مطمح نظر نہ بنائیں بلکہ ابھی اپنے اندر عملی زندگی میں پیش آنے والے ہر چیلنج کا کامیاب مقابلہ کرنے کی اہلیت پیدا کریں۔ تاکہ آپ دنیا میں حقیقی معنوں میں ایک مومنہ کی زندگی بسر کر سکیں۔

اس راہ میں پیش آنے والے ایک خطرہ سے خبردار کرتے ہوئے آپ نے اس سے بچنے اور اس کا کامیاب مقابلہ کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی آپ نے فرمایا ایک بہت بڑا خطرہ جو اس زمانہ میں پیش آتا ہے یا آ سکتا ہے وہ ہے غیر قوموں کے رسوم و رواج اور ثقافت کی اندھا دھند تقلید۔ یاد رکھیئے تشبہ بالغیر کے ذریعہ ایک انسان دوسروں کی نظر میں اپنے لئے عزت کا مقام پیدا نہیں کر سکتا۔ عزت اسے اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ دوسروں کے سامنے اپنی مخصوص روایات اور معاشرت کا اعلیٰ اور برتر نمونہ پیش کرے پس آپ ہمیشہ اسلامی تعلیمات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو پیش نظر رکھیں۔ ان پر پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ عمل پیرا رہیں۔ اپنے ماحول اور گرد و پیش سے متاثر ہونے کی بجائے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فیشن یعنی اسلامی انداز زیست کو اپنائیں۔ کھرے کھوٹے میں تمیز کرنا سیکھیں۔ اور اپنے اندر مومن کی فراست پیدا کرنے اور اس کی صفات سے مزین ہونے میں کوشاں رہیں۔ اس میں کامیابی اصل کامیابی شمار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فضل سے اس میں کامیاب کرے۔ تاکہ آپ دین قوم و ملک اور انسانیت کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکیں۔ اور عند اللہ فائز المرام قرار پا سکیں۔

سالانہ تقریب کا کامیاب اختتام

مہمان خصوصی کے اس پرمغز خطاب کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے کالج کے سٹاف اور طالبات کی طرف سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ اور سب مہمان خواتین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں قومی ترانہ گایا گیا جس کے دوران ہال میں موجود

(باقی دیکھیں صفحہ ۷)

احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے ایک منفرد ادارہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

از مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

جیسا کہ احباب کرام کو علم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں علاوہ دنیاوی تعلیم کے دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور تمام بچوں اور خصوصاً بورڈرز کی روحانی و اخلاقی نشوونما کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ ہمارے سکول کی جماعت دہم کے نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ کئی سالوں سے ۹۰ فیصدی سے اوپر رہے ہیں۔ اور کئی ایک بچے وظائف بھی حاصل کرتے رہتے ہیں اسی طرح کھیلوں کے میدان میں بھی ضلعی اور ڈویژنل سطح پر ہمارے کھلاڑی کئی سالوں سے چیمپئن شپ حاصل کرتے ہیں۔ اور پھر اخلاقی لحاظ سے بھی وہ دوسروں پر بہرحال فوقیت رکھتے ہیں۔ اس لئے میری تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو کثرت سے یہاں بھجوائیں۔ اور انہیں بورڈنگ ہاؤس میں داخل کرائیں۔ تاکہ وہ بیرونی مسموم فضا سے محفوظ رہیں اور یکسوئی سے تعلیمی کام میں منہمک ہوں۔ اور صاف ستھرے ماحول میں پروان چڑھ کر ملک وملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

مورخہ گیارہ اپریل سے نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ لہٰذا انہی دنوں میں جبکہ احمدی بچوں کو یہاں آ جانا چاہیئے۔ تاکہ شروع سے ہی تعلیمی اور تربیتی ترقی پر نظر رکھی جا سکے۔ بعض احباب اخراجات اور دیگر امور کے متعلق خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ انہیں فرداً فرداً بھی جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اب اخبار کے ذریعہ بھی یہ عرض ہے کہ بورڈنگ ہاؤس میں کھانے، بجلی اور فیس وغیرہ کا خرچ $\frac{35}{36}$ روپے ماہوار آتا ہے۔ ۴۰ روپے بطور ریپنگی جمع کیا جاتا ہے۔ جو بورڈنگ ہاؤس چھوڑنے پر واپس کیا جاتا ہے۔ جیب خرچ اور سکول کی فیس اس کے علاوہ ہے۔ اس تھوڑے سے خرچ کے بالمقابل فوائد بے شمار ہیں۔ بچوں کی نگرانی اور تربیت کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ اور تین ٹیوٹر (جو سب کے سب گریجوایٹ ہیں) مقرر ہیں۔ بورڈنگ ہاؤس کی ملحقہ مسجد میں پانچوں وقت نمازیں باقاعدگی کے ساتھ باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ اور دیگر ضروری دینی و اخلاقی مسائل سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ ربوہ سے باہر کی مسموم فضا میں جانے کی اجازت نہیں دی جاتی

سٹڈی ٹائم میں طلباء کی تعلیمی امداد کے لیے ٹیوٹر صاحبان موجود رہتے ہیں۔ کھانا ڈائننگ روم میں وقار اور سلیقہ سے کھلایا جاتا ہے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ ذاتی طور پر بورڈنگ ہاؤس کے حالات کی نگرانی کرتا ہے۔ میڈیکل ایڈ ہر وقت موجود ہوتی ہے اور توجہ اور ہمدردی سے بیمار بچوں کا علاج کروایا جاتا ہے۔ آوٹ ڈور اور ان ڈور گیمز کا انتظام بھی ہے۔ غرضیکہ سکول اور بورڈنگ ہاؤس میں بچوں کی تعلیمی، جسمانی اور اخلاقی تربیت کی طرف پوری توجہ دی جاتی ہے۔

ہمارا یہ ادارہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک منفرد ادارہ ہے۔ دنیا اس وقت جس ڈگر پر چل رہی ہے۔ اس سے اپنے نونہالوں کو محفوظ رکھنے۔ اور ان کی اخلاقی و دینی حالت کو بہتر بنانے کی غرض سے احباب کرام کو اس وقت اس سے بہتر اور کوئی مقام نہ ملے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے کا یہ موقعہ اس قابل نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین

جلسہ تقسیم اسناد وانعامات بقیہ صفحہ ۳

تمام خواتین احتراماً کھڑی رہیں۔ ترانے کے بعد مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ محترمہ پرنسپل صاحبہ اور تمام ممبرات سٹاف جلوس کی صورت میں ہال سے باہر تشریف لے گئیں۔

جلسے کے بعد مہمان خصوصی اور دوسری مہمان خواتین طالبات کے فینسی ڈریس اور پھولوں کی سجاوٹ کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئیں۔ ان دونوں چیزوں میں اول۔ دوم اور سوم آنے والی طالبات کا انتخاب کیا گیا۔ بعد ازاں مہمان خواتین کی تواضع مشروبات اور فواکہات سے کی گئی۔ یوں یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

درخواست دعا

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور معہ بیگم صاحبہ (جو نائب صدر موصیات ہیں) گزشتہ ماہ سے لنڈن اور امریکہ کے دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ ۱۴ ماہ شہادت کو واپسی پر زیارت بیت اللہ شریف و عمرہ کا شرف حاصل کریں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور سفر کی صعوبتوں سے محفوظ رکھے۔ اور بخیریت مراجعت فرمائے آمین

عطاء الرحمٰن چغتائی قائم مقام صدر
جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

نوائے دردِ دل

سعادت کے گہر پایا کریں گے
جو راہِ حق میں کام آیا کریں گے

جو نقدِ جان و دل لایا کریں گے
نجاتِ اخروی پایا کریں گے

وہی پہنچیں گے تا اوجِ ثریا
جو خاکِ راہ ہو جایا کریں گے

نوائے دردِ دل سے دیکھ لینا
مقدر بھی بدل جایا کریں گے

ہمیں ہر گام پر ٹھکرانے والے
ہمیں پر ناز فرمایا کریں گے

وہ وقت آئے گا جب اہلِ زمانہ
کئے پر اپنے پچھتایا کریں گے

میرے نغمے جہانِ بے خودی ہیں
ابد تک دل کو تڑپایا کریں گے

(عبد السلام اختر ایم۔ اے ربوہ)

چندہ وقفِ جدید اور ناصرات

از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ

ناصرات کے پروگرام میں سب سے اہم کام وہ ہے جو خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے سپرد فرمایا ہے اور وہ ہے وقفِ جدید کا چندہ۔ ۱۹۷۰ء-۷۱ء کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ جہاں ناصرات ربوہ کا چندہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت خوشکن ہے۔ وہاں بیرون از ربوہ تمام پاکستان کی ناصرات کا چندہ سارے سال کا صرف دو ہزار تین سو چالیس روپے تھا۔ یہ رقم تو اتنی کم ہے کہ اگر صحیح کوشش کی جاتی۔ تو صرف ایک بڑے شہر کی ناصرات ادا کر سکتی تھیں۔ نیا سال شروع ہے۔ ہر صدر لجنہ اور ہر سیکرٹری ناصرات کی ذمہ واری ہے کہ وہ باقاعدہ بچیوں سے حضور کے ارشاد کے مطابق ایک اٹھنی ماہوار یا چھ روپے سالانہ چندہ وقف جدید لیں۔ جن کی اس سے کم استطاعت ہے۔ ان سے کم بھی لیا جا سکتا ہے۔ اور باقاعدگی سے ہر ماہ یہ چندہ لجنہ کے چندہ کے ساتھ بھجوا دیا جایا کرے۔ کوئی ایک شہر، قصبہ یا گاؤں نہ رہ جائے جہاں کی ناصرات سے یہ چندہ وصول نہ کیا گیا ہو۔ چندہ بھجواتے وقت چندہ دینے والیوں کی تعداد بھی لکھا کریں۔

صدقہ و خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچاتے ہیں ناظر بیت المال امد

اذکروا موتٰکم بالخیر!

محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی۔ ربوہ

قسط نمبر ۲

آخر کار افریقہ سے ہم ستمبر ۱۹۶۶ء میں پاکستان کو لوٹے۔ یہاں آتے ہی ان کی بیماری کی شدت اختیار کر گئی۔ الفضل میں دعا کا اعلان چھپا اس کے کوئی دو سال بعد ایک روز محترم ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب جو افریقہ کے پنشنر ہیں ربوہ میں مجھے ملے اور کہنے لگے میں تو آپ کی بیوی کے لئے اسی وقت سے باقاعدہ دعا کر رہا ہوں جب سے الفضل میں ان کی بیماری کا پڑھا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ ممباسہ میں رہائش رکھتے تھے تو میں اور میرے ساتھ ایک غیر احمدی کا جو اپنے سفر میں آپ کے ہاں اترے تھے آپ کی بیوی نے ہماری اتنی خاطر مدارات کی کہ اب تک یاد ہے۔ یہ واقعہ قریباً ۳۰ برس پہلے کا تھا نہ مجھے یاد تھا اور نہ جا کر بیگم مرحومہ کو۔

اپنے تمام چھوٹے اور بڑے رشتہ داروں کے ساتھ حسب مراتب عمدہ سلوک کرتیں سب کے حقوق کا خیال رکھتیں۔ اس ملک میں ہمارے ہمسائے غیر مسلم اور غیر احمدی بھی ہوتے تھے افریقن لوگوں سے بھی واسطہ پڑتا تھا۔ سب ہی ان کے حسن سلوک کے گرویدہ رہے۔ گھر کے خادموں کا ہمیشہ اپنے عزیزوں کی طرح خیال رکھا۔ ایک دن بہت سا کھانا تیار کیا باہر سڑکوں کی مرمت پر افریقی قیدیوں کی ایک جماعت کام میں لگی ہوئی تھی وہ کھانا ان کو کھلا یا کہنے لگیں ایک بار حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قرآن شریف کے اس حکم پر کوشش کر کے عمل کیا تھا میں بھی کرنا چاہتی تھی۔

تحریک جدید کے دور اول سے اب تک برابر میرے ساتھ مالی خدمت میں شامل رہیں۔ لباس میں سادگی۔ ایک وقت میں ایک ہی کھانا کے مطالبات پر نہایت تعہد سے عمل پیرا رہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران میں تنگی کے باعث ایک سال ہمیں اپنے چندے کا وعدہ پورا کرنے میں دقت پیش آئی مرحومہ نے خود ہی اپنے کچھ اَن سلے ریشمی پارچات پڑوسیوں کے ہاں جا کر فروخت کر دیئے اور روپیہ لا کر مجھے دے دیا کہ اپنا چندہ ادا کر دیں۔ تقسیم ملک کے موقعہ پر حفاظت مرکز کی تحریک میں جو کچھ پاس تھا سب کا سب (جو ایک ہزار شلنگ کی رقم تھی) اپنے آقا کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

نیروبی (کینیا) میں لجنہ اماء اللہ کی صدر بھی تھیں۔ ایصال خیر کے لئے بہت کوشاں رہتیں۔ ایک دفعہ ایک مبلغ سلسلہ کے گھر والوں کو ایک سو شلنگ اپنے پاس سے دے کر تیار کیا کہ اس رقم سے گھر میں عورتوں اور بچوں کے کام آنے والی چیزوں کی دکان کا سلسلہ شروع کردیں۔ جس سے تنگی دور ہو جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے اس تجویز پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈالی۔ چنانچہ گذشتہ قریباً پندرہ برس سے وہ اس ہلکے سے گھریلو کاروبار سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اپنے رب کے لئے بڑی غیرت مند تھیں جس بیماری سے فوت ہوئی ہیں اس کا آغاز نیروبی میں ہوا تھا۔ دل کا دورہ ہوا۔ لیکن آرام آگیا مگر پیٹ میں درد ٹھہر گیا۔ جو کسی صورت نہ ہٹتا تھا آخر کئی دنوں کے بعد ڈاکٹر نے (جو امراض قلب کا سپیشلسٹ انگلستان کا تعلیم یافتہ ایک ہندو تھا) ایک دوائی تجویز کی جس سے درد جاتا رہا۔ اگلے دن دیکھنے آیا تو فخر سے کہنے لگا دیکھا آخر ہم نے درد کو ہٹا ہی دیا۔ مرحومہ بلا توقف بولیں۔ نہیں ڈاکٹر صاحب میرے اللہ ہی نے اسے ہٹایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کچھ ہنسے اور پھر کہا میں اس سے انکاری نہیں ہوں۔

ستمبر ۱۹۶۶ء میں پاکستان آنے کے بعد بیماری بڑھتی ہی گئی دل کے خانوں میں نقص تھا۔ سانس کی تنگی اور کھانسی کے دورے سخت تکلیف دہ تھے ذیابیطس۔ مثانہ میں پتھری۔ جگر بڑھا ہوا۔ بہت سے عوارض نے دبا لیا تھا وفات پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تعزیت کے لئے تشریف لائے تو فرمایا میں تو جب ان کو دیکھتا تھا حیران ہوتا تھا کہ یہ زندہ کس طرح سے ہیں۔ آخری دنوں میں بعض دفعہ ساری ساری رات بیٹھ کر گزارنا پڑتی کھانسی لیٹنے نہیں دیتی تھی۔ وفات سے کوئی دس دن پہلے ایک رات مجھے بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اتنی تکلیف میں مجھے کیوں ڈال دیا۔ کیا میں تیری بندی نہیں ہوں تو میں نے دیکھا کہ ایک ہاتھ ہے جو اوپر اوپر کو اٹھتا جاتا ہے اور ساتھ کہہ رہے ہیں "تیرے درجے اونچے کرنے کے لئے"۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہاتھ کے اشارے سے سمجھاتے ہیں کہ اس طرح سے درجے بلند کرنے ہیں۔

وفات سے پانچ دن پہلے انگلستان سے اپنے پیارے بھانجے اور داماد کی تار آئی۔ انگلستان میں عزیز مبارک احمد صاحب اور بعض دوسرے عزیز پاس بیٹھے تھے عزیز مرحوم کے متعلق طبعاً کوئی بات رنج و ملال کی شروع ہو گئی بیچ میں ہی بول اٹھیں کہ سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے اور کوئی بات نہ کرو۔ ہمیں انا للہ وانا الیہ راجعون ہی کافی ہے۔ یہی پڑھو۔

قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی شدید خواہش تھی۔ اپنی کاپی میں ایک جگہ خدا کے حضور اپنی یہ التجا بھی لکھی ہوئی ہے کہ مجھے وہاں جگہ دیجیو۔

ہوش و حواس آخر تک قائم رہے ظہر و عصر کی نمازیں آخری دن بھی جمع کر کے ادا کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ دو دفعہ پہلے گردوں نے کام چھوڑ دیا تھا پیشاب بند ہو گیا تھا اس سے بے چینی اور سانس کی تنگی زیادہ ہو گئی۔ کوئی دوائی کام نہیں کرتی تھی۔ آخر ۱۲ فروری کو پونے گیارہ بجے شب جان جان آفریں کے سپرد کر کے اپنی تکلیف دہ بیماری سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے روز جمعہ تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشاد سے نماز جمعہ ہو چکنے کے بعد مرحومہ کا جنازہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھایا اور ہزار ہا کے اجتماع کا دعائے مغفرت کرنا اس مرحومہ کو نصیب ہوا۔ تدفین کے بعد آخری دعا بھی مولانا صاحب موصوف نے کرائی۔ اللہ تعالیٰ اب اپنی مغفرت اور رحمت سے ڈھانپ لے۔ آمین۔

عزیز لئیق احمد مرحوم

عزیز لئیق احمد مرحوم اخویم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر ایم اے حال ساکن لاہور کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ امتہ العزیز بیگم مرحومہ ہم چار بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔ لئیق احمد مرحوم ابھی چار ماہ کے تھے کہ والدہ فوت ہو گئیں یہ ۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان میں احمدی طالبات کی ایک کلاس مستورات کی دینی ترقی کی غرض سے جاری فرمائی تھی۔ جس کو حضور خود بھی پڑھاتے تھے یہ مرحومہ اس کلاس کی پہلی اور چوٹی کی طالبات میں سے تھیں۔ ان کی وفات پر حضور نے والدم حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کو (جو ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے اور سکونت قادیان ہی میں تھی) تعزیتی خط سے نوازا اور لکھا کہ مرحومہ اپنے اخلاص میں بہت سے مردوں سے بھی آگے تھی۔ چنانچہ انہیں بہشتی مقبرہ قادیان میں داخل فرمایا گیا حالانکہ ابھی باقاعدہ وصیت نہ کر سکی تھیں۔ ان کی وفات کے بعد لئیق احمد مرحوم کی پرورش ان کی نانی یعنی اس عاجز کی والدہ حضرت صالحہ بی بی صاحبہ (صحابیہ) کے سپرد ہوئی اور! وہی گود اور وہی ماحول اس مرحوم کو میسر آیا جو ان کی والدہ مرحومہ کو ملا تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے انٹرنس پاس کیا پھر اپنے والد اخویم کھوکھر صاحب کے پاس لاہور چلے گئے۔ اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی ایس سی پاس کیا شادی ۱۹۵۲ء میں راقم کی بیٹی امتہ الرشید بیگم سلمہا اللہ سے ہوئی۔ اسی سال نیروبی (مشرق افریقہ) میں ایک گورنمنٹ سکول میں مدرس کے طور پر ملازم ہو گئے۔ وہاں اپنی خداداد ذہانت سے اس سکیم کے تحت انتخاب میں آگئے جو گورنمنٹ نے ہر سال اپنے تین بہترین اساتذہ کو مزید تعلیم کے لئے انگلستان بھیجنے کی نافذ کی تھی۔ ۱۹۶۲ء میں ایڈنبرگ یونیورسٹی سے ایم اے اقتصادیات اعزاز کے ساتھ پاس کر کے واپس لوٹے اور وہ بات پوری ہوئی جو حضرت مصلح موعودؓ کی زبان مبارک سے نکلی تھی۔ حضور نے چند سال پہلے اپنے ایک خطبہ یا تقریر میں مرحوم کے کسی عریضہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ لئیق احمد ایم اے نے بھی فلاں امر کی مجھے اطلاع بھیجی ہے۔ حالانکہ یہ عزیز اس وقت ایم اے نہ تھے۔ میں نے جب الفضل میں یہ پڑھا تو عزیز مرحوم کو لکھا کہ لو اب آپ کو اللہ تعالیٰ ایم اے بھی بنائے گا۔

نیروبی میں ایسٹ افریقن احمدیہ مشن کے حسابات کے انچارج رہے مشن کی مالی کمیٹی اور جماعت نیروبی کی مجلس عاملہ کے ممبر بھی تھے۔ مبلغین سلسلہ کا بہت احترام تھا۔ تبلیغ کا جنون تھا

(باقی)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے
متعلق
مینیجر
الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

کل ربوہ تھری اے سائیڈ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ربوہ - فضل عمر کلب ربوہ کے زیر اہتمام صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں ۲، ۳ اپریل کو کل ربوہ تھری اے سائیڈ باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا جس میں ربوہ کی مشہور ٹیموں اور کھلاڑیوں نے حصہ لیا - ان ٹیموں میں پنجاب یونیورسٹی اور سرگودہا بورڈ کے منتخب کھلاڑیوں کے علاوہ ایسے کھلاڑی بھی شامل تھے جن کو سرگودہا زون کی ٹیم میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح ۲ اپریل کو شام ۶ بجے مکرم وسیم احمد صاحب ڈی۔پی۔ای میونسپل کالج حافظ آباد نے کیا۔

ٹورنامنٹ کا فائنل میچ ربوہ پینتھر اور رائل ربوہ کے مابین کھیلا گیا اس میچ میں دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں نے بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ کھیل کے آخری منٹ تک دونوں ٹیموں کا پلہ برابر تھا۔ میچ کے آخری دو سیکنڈ میں ربوہ پینتھر کے شریف الرحمن کے فیصلہ کن شاٹ سے اس ٹیم کو دو سکور کی برتری حاصل ہوگئی - اور اس طرح ربوہ پینتھر نے یہ میچ ۵۳ کے مقابلے میں ۵۵ پوائنٹس سے جیت کر ٹورنامنٹ میں اول پوزیشن حاصل کی

فائنل میچ کے بعد مکرم کے ایل یوسف صاحب سینج سکنڈے نیویا نے کامیاب کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ ٹورنامنٹ کمیٹی نے بہترین سوشل ورکر کا انعام خواجہ عبد السلام کو دیا۔ (سیکرٹری ٹورنامنٹ)

قائدین خدام الاحمدیہ اطفال کے بجٹ بھی جلد بھجوائیں

اکثر مجالس کی طرف سے سال ۷۰-۶۹ کے بجٹ اطفال موصول نہیں ہوئے حالانکہ اطفال کے بجٹ بھی مرکز میں آنے اتنے ہی ضروری ہیں جتنے خدام کے۔ لہذا تمام قائدین جن کی طرف سے اطفال کے بجٹ مرکز میں نہیں آئے۔ اپنی اولین فرصت میں اطفال کے بجٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف جدید میں ایک انسپکٹر کی فوری ضرورت ہے

وقف جدید میں ایک انسپکٹر کی فوری ضرورت ہے امیدوار کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہو عمر ۳۰ سال کے قریب ہو۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور داڑھی رکھنے والا ہو۔ اگر انسپکشن کا سابقہ تجربہ ہو تو نہایت عمدہ بات ہوگی درخواستیں مع تصدیق امراء صاحبان ۳۰ اپریل تک آنی چاہئیں۔ تقرر یکم مئی سے ہوگا۔ انشاء اللہ۔

تنخواہ ۹۰/- روپے ماہوار ہوگی۔ سفر خرچ حسب قواعد وقف جدید ہوگا۔

(ناظم مال وقف جدید - ربوہ)

دعائے مغفرت

ہمارے والد بزرگوار محترم غلام حیدر بھٹی صاحب ۴ اپریل ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ بوقت ساڑھے چار بجے شام بمقام فتح گڑھ لاہور بعارضہ سرطانِ جگر تقریباً تین ماہ علیل رہنے کے بعد اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی بڑی ہمشیرہ زوجہ محترم شیخ کریم بخش آف کوئٹہ کی اہلیہ تھیں۔ مرحوم نے ۱۹۲۳ء میں بیعت کی اور اس وقت سے کر وفات تک سلسلہ احمدیہ کے ساتھ دل و جان سے منسلک رہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔ اور حضور کی کتب کے حوالہ جات ازبر تھے مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ ۵ لڑکے اور ۶ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے

(عبد الغفور بھٹی۔ پی ڈبلیو آر۔ راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

میرے پھوپھا ڈاکٹر عبد القیوم آف فتح پور ٹانگوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(مقصود چوہدری۔ دار البرکات ربوہ)

۲ - میرے بھائی مرزا داؤد احمد ابن مرزا منظور احمد صاحب ۳ اپریل کو بس کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ پسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور پھیپھڑوں پہ دباؤ آ گیا ہے اور سول ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی شہاب الدین کراچی)

۳ - خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ حلیمہ بیگم اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب ثاقب کا اپریشن میو ہسپتال خاص میں مورخہ ۶ اپریل ۷۰ء کو ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب ہوا ہے۔ زچہ و بچہ کی تندرستی کے لئے اور درازیٔ عمر کے لئے تمام احمدی بھائی بہنوں سے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

(محمد اکبر خان۔ کریم نگر ساہیوال)

۴ - میرے ماموں جان ضیاء الدین صاحب سخت بیمار ہیں۔ اور ان کے سر میں شدید درد رہتا ہے۔ سول ہسپتال شیخوپورہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(ادریس احمد اختر۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

۵ - عزیزم عبد الحئی بوجہ بخار بیمار ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(مشتاق احمد چغل۔ عزت خان سٹریٹ۔ نزد غلہ منڈی۔ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

۶ - مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب (مرحوم) امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر و ضلع کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے اعصابی عوارضات سے بیمار ہیں۔ بائیں کندھے اور بازو پر اثر ہے۔ کسی وقت تو تکلیف ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

(محمد اعظم قیصرانی ظفر نظام کالونی ملتان)

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اسلام تو ضرور پھیلے گا۔ اور وہ غالب آئے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کا ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی الٰہی تحریک تحریک جدید جماعت کے لئے ایک بہت بڑا انعام ہے۔

اس انعام کے شکریہ میں ہمارے ہر مرد۔ عورت اور بچہ کو چاہئے کہ وہ "تحریک جدید" کی تمام مالی تحریکات (اشاعت اسلام۔ غیر زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تقریر اور گفتگو کے آداب از روئے قرآن مجید

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مقالہ نویسی کے لئے "تقریر اور گفتگو کے آداب از روئے قرآن مجید" مقرر کیا گیا ہے اس کے لئے الفاظ کم از کم پانچ ہزار ہونے چاہئیں۔ اور اسے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۷۰ء ہوگی۔ خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس میں حصہ لیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس بیس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ
گول بازار۔ ربوہ۔ فون ۳۴
گول کچہری بازار۔ لائل پور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بھارت سے پاکستان کا شدید احتجاج

اسلام آباد۔ ۱۰ اپریل۔ حکومت پاکستان نے کل بھارتی اخبارات میں مشرقی پاکستان کی اقلیتوں سے بدسلوکی کی خبروں کی اشاعت پر زبردست احتجاج کیا ہے۔ اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمشنر کو کل احتجاجی مراسلہ دیا گیا جس میں بھارتی اخبارات کی خبروں کو قطعی بے بنیاد اور گمراہ کن قرار دیا ہے۔

مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ بھارتی اخبارات میں یہ گمراہ کن خبر شائع ہوئی ہے کہ چٹاگانگ میں ہندوؤں کے ایک مندر کو نقصان پہنچایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے ہندو بھارت ہجرت کر گئے ہیں۔ پاکستان پر یہ الزام بھی لگایا گیا کہ وہ بھارتی شہریوں کو پاکستان میں اپنے مذہبی مقامات کی زیارت کی اجازت نہیں دیتا۔

ترجمان نے بتایا کہ اگر سرکاری اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ پاکستان آنے والے زائرین کی تعداد سے بہت زیادہ ہے حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے پاکستان کے احتجاجی مراسلہ کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے بھارت کی حکومت کو بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں ایک عرصہ سے کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا جس سے اقلیتی فرقوں میں تشویش پیدا ہوئی ہو یا جس کے باعث ہندوؤں نے پاکستان سے نقل مکانی کی ہو مراسلہ میں بھارتی دعوے کو بھی بے بنیاد قرار دیا گیا کہ چٹاگانگ میں چندر ناتھ کی پہاڑی زیارت گاہ پر فوجی مقاصد کے لئے قبضہ کر لیا گیا ہے حکومت پاکستان نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اپنے ملک میں مسلمانوں کا قتل عام روکنے کی بجائے بھارتی حکام نے پاکستان کے خلاف منافقانہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا ہے اور اس طرح مشرقی پاکستان کی پرسکون فرقہ وارانہ زندگی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم

اسلام آباد ۱۰ اپریل۔ پاکستان نے ایک بار پھر اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ غیر جانبدار ملکوں کے گروپ میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ پاکستان کی شرکت کے سوال پر ۱۳ اپریل کو غیر جانبدار ملکوں کی ایک ابتدائی کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ یہ کانفرنس تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں منعقد ہو گی اس میں تنظیم کا دائرہ وسیع کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا

بھارت کی مداخلت کی وجہ سے پاکستان کو دارالسلام کانفرنس میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ تاہم مبصرین کا خیال ہے کہ کانفرنس میں افریشیائی ممالک کی بھاری اکثریت پاکستان کو غیر جانبدار ملکوں کی صف میں شامل کرنے کی حمایت کرے گی۔

یہ ممالک پاکستان کی آزاد اور غیر جانبدار خارجہ پالیسی کے زبردست مداح ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق پاکستان نے غیر جانبدار ملکوں کے گروپ کے بارے میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ وہ اس گروپ میں شمولیت کا خواہش مند ہے لیکن اس مسئلے پر کوئی ایسی رکاوٹ پیدا نہیں کرے گا جس سے غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم کا کام متاثر ہو۔

چین اور پاکستان کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے

اسلام آباد۔ ۱۰ اپریل۔ چین اور پاکستان کے درمیان اسلام آباد میں ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے جن کے تحت چین چار اہم صنعتی منصوبوں پر عملدر آمد میں پاکستان کو مدد دے گا۔ ان منصوبوں میں ٹیکسلا میں فورج اینڈ فاؤنڈری پراجیکٹ۔ شوگر مل مشینری پلانٹ، یوریا فیکٹری اور ہیوی الیکٹریکل پلانٹ شامل ہیں اس معاہدے پر چین کے اقتصادی اور غیر سگالی وفد کے سربراہ مسٹر فانگ ژی اور پاکستان کی طرف سے منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد نے دستخط کئے

دونوں حکومتوں کے درمیان مذاکرات کے اختتام پر جو سرکاری اعلان جاری کیا گیا اس میں کہا گیا ہے کہ اس معاہدے کے تحت چین پاکستان کے ان چار اہم صنعتی منصوبوں کے لئے مشینری اور دوسرا ضروری سامان اور فنی تربیت فراہم کریگا

فورج اینڈ فونڈری پراجیکٹ چین کی مدد سے مکمل کیا جانے والا سب سے بڑا صنعتی منصوبہ ہے یہ منصوبہ دراصل ٹیکسلا میں بھاری مشینری کی صنعتوں کے کامپلیکس ہی کا ایک حصہ ہوگا جسے چین کی مالی اور فنی امداد سے مکمل کیا جا رہا ہے۔

نصابی کتب کی فراہمی کے پروگرام کا اعلان

لاہور ۱۰ اپریل۔ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس مغربی پاکستان کے سپرنٹنڈنٹ نے ۱۹۷۰-۷۱ء کے تعلیمی سال کے لئے اپنے ایجنٹوں کو نصابی کتب کی سپلائی کے پروگرام کا اعلان کر دیا ہے پروگرام کے مطابق ضلع لاہور کے ایجنٹوں کو ۱۳ اور ۱۴ اپریل۔ بہاول نگر کے ایجنٹوں کو ۱۳ اپریل۔ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے ایجنٹوں کو ۱۵ اپریل سیالکوٹ اور ساہیوال کے ایجنٹوں کو ۱۶ اپریل راولپنڈی کیمبل پور آزاد کشمیر کے ایجنٹوں کو ۲۲ اپریل اور ملتان ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کے ایجنٹوں کو ۲۳ اپریل کو نصابی کتب سپلائی کر دی جائیں گی۔

تنفس اور ریشم سے ہونے والے جانوروں کے
مہلک اپھارہ کیلئے تیر بہدف دوا
اکسیر اپھارہ
استعمال کرانے کے بعد مکرم بشیر علی صاحب زعیم انصار اللہ موضع ادرحمان ضلع سرگودہا تحریر فرماتے ہیں:۔
" اکسیر اپھارہ کا ہم نے جانوروں پر بارہا تجربہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جانور کو یہ دوا دی گئی وہ فوراً ٹھیک ہو گیا یہاں تک کہ اپھارہ کی شدت سے گر کر قریب المرگ جانوروں کو بھی اگر اکسیر اپھارہ کا پیکٹ پہنچ گیا تو اس کا اپھارہ فوراً غائب ہو کر اس کی جان بچ گئی۔ قیمت فی پیکٹ ۱/ درجن ۳۲ روپے فی صد کمیشن ۲ درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
کمپنی ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے "

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

زد جام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے کامیاب علاج ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ترتیب دیا ہوا نسخہ قیمت ۶۰ گولی بلیس روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا کراچی میں ورود اور مغربی افریقہ کے تاریخی سفر کے لئے روانگی

(مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کراچی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے مغربی افریقہ کے تاریخی سفر پر روانہ ہونے کی غرض سے ۴ اپریل بروز ہفتہ لاہور سے بذریعہ پی آئی اے بارہ بج کر پانچ منٹ پر کراچی تشریف لائے۔ احباب جماعت کراچی اپنے پیارے امام کا استقبال کرنے کے لئے بڑی کثرت سے ایئرپورٹ پر پہنچے ہوئے تھے۔ جہاز ٹھیک وقت پر پہنچا اور حضور ہشاش بشاش جہاز سے اتر کر انٹرنیشنل لاؤنج میں تشریف لائے جہاں حضور کے استقبال کے لئے خصوصی طور پر جماعت کی طرف سے انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں حضور نے دوستوں کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور کچھ دیر احباب میں تشریف فرما رہے۔ اس کے بعد حضور جائے قیام بر کوٹھی چوہدری محمد خالد صاحب ڈائریکٹر شاہنواز لمیٹڈ روانہ ہوئے۔ لاؤنج سے باہر بھی سینکڑوں احباب دو رویہ کھڑے تھے جو استقبال کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے جائے قیام پر پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں ادا فرمائیں نماز کے بعد حضور تھوڑی دیر احباب میں تشریف فرما رہے اور دوستوں سے گفتگو فرمائی۔ اور بعض استفسارات کے جواب دیئے۔

مغرب کی نماز کے وقت حضور احمدیہ ہال تشریف لے گئے جہاں مغرب و عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں۔ نماز کے بعد حضور کی صحت و سلامتی اور سفر کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کا پروگرام تھا دعا سے قبل حضور نے تقریباً نصف گھنٹہ تک اپنے مغربی افریقہ کے سفر کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ حضور نے بتایا کہ افریقی اقوام ایک عرصہ تک مغربی طاقتوں کے زیر نگین رہی ہیں اور ان طاقتوں نے ان اقوام کی پسماندگی اور جہالت کی بناء پر ان کا خوب استحصال کیا اور ان کو ان کے جائز حقوق سے بھی محروم رکھا۔ اور محض اپنے مفاد کی خاطر ان کی فطرتی استعدادوں کو بری طرح پامال کیا۔ اور رنگ و نسل کے امتیاز کی بناء پر ان سے انسانیت سوز سلوک روا رکھا حالانکہ یہ اقوام بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور بہر طور مساویانہ سلوک کی مستحق ہیں۔ جو استعدادیں ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی گئی ہیں ان کے اپنے دائرہ استعداد میں بڑھنے اور پھلنے پھولنے کے یکساں مواقع انہیں ملنا ضروری ہیں لیکن انہیں ان کا یہ فطرتی حق دینے سے انکار کیا گیا۔ ان اقوام کو ان کا اصل مقام وہ تمام حقوق صرف اسلام ہی عطا کر سکتا ہے کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انا بشر مثلکم فرما کر تمام انسانوں کو بحیثیت انسان ہونے کے ایک سطح پر کھڑا کیا ہے اور اس طرح بلا امتیاز رنگ و نسل انسانیت کی عزت و احترام کو قائم کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر صنادید عرب کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے پناہ نصیب ہوئی۔ چنانچہ آج پھر افریقی اقوام اسلام کے نور سے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے ذریعہ منور ہو رہی ہیں اور ان کے اندر ایک انقلاب عظیم برپا ہو رہا ہے یہ قومیں دین کی خدمت کے لئے قربانی اور ایثار کا والہانہ جذبہ رکھتی ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ خلیفہ وقت ان اقوام میں جائے اور اپنے پیار اور دعاؤں سے ان کو نوازے۔ آخر میں حضور نے دوستوں کو تحریک فرمائی کہ وہ اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں اور صدقات سے مدد کریں۔ اس کے بعد حضور نے دوستوں سمیت لمبی دعا فرمائی اور واپس اپنی قیامگاہ تشریف لے گئے۔

۵ اپریل کو بوقت صبح حضور کی سفر کے لئے روانگی تھی۔ چنانچہ فجر کی نماز حضور نے جائے قیام پر ادا فرمائی۔ نماز میں کراچی کے بعض دوست کافی تعداد میں پہنچ گئے تھے۔ کوٹھی پر صبح ساڑھے چھ بجے قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل کوٹھی میں اجتماعی دعا فرمائی۔ ایئرپورٹ پر دوست کثیر تعداد میں اپنے پیارے آقا کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے پہنچے ہوئے تھے یہاں حضور نے پھر اجتماعی دعا کرائی۔ اور دوستوں کی دو رویہ قطاروں میں سے ہوتے ہوئے لاؤنج میں پہنچے اور کچھ دیر احباب میں تشریف فرما رہے جہاز کی روانگی کا وقت ساڑھے سات بجے صبح تھا چنانچہ حضور نے دوستوں کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور جہاز کی طرف تشریف لے گئے جہاز کی پرواز تک دوست اپنے پیارے امام کے سفر کی خیریت اور اس کے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے دعاؤں میں مصروف رہے۔ جب جہاز روانہ ہوا دوستوں نے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی عقیدت و محبت کا سلام پیش کیا۔ عین اس وقت جماعت کی طرف سے بطور صدقہ بکرے ذبح کئے گئے۔ حضور کی روانگی کی خبر مقامی اخبارات میں شائع ہوئی۔

تحریک جدید کے مجاہدین کی ایک اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا ایک مرسل ہمارے اندر پیدا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ہم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ہمیں ہرگز نہیں بھلانی چاہیئے۔ ہمیں تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے تا دنیا کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق حق اور صداقت کے ایک مینار سے ہے۔ اور مینار جتنا بلند ہوا تنی ہی اس کی روشنی پھیلتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کی روشنی تمام اکناف عالم میں پھیل رہی ہے پس ہماری جماعت کے ہر فرد (مرد، عورت اور بچہ) کو چاہیئے کہ حق اور صداقت کے امتیاز کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات (اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

قائدین اضلاع و قائدین مجالس کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال الاحمدیہ کے چار امتحانات دینی نصاب پر مشتمل منعقد ہوتے ہیں۔ امسال ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء کو یہ چار امتحانات۔ ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال۔ منعقد ہوں گے۔ ہر احمدی بچے کے لئے کسی نہ کسی امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے ان امتحانات کا نصاب "کامیابی کی راہیں" کی صورت میں افضل ربوہ سے منگوایا جا سکتا ہے سب احمدی اطفال ان امتحانات کے لئے باقاعدہ تیاری شروع فرما دیں اور قائدین کرام ان کی نگرانی فرما دیں۔ امید ہے کہ آپ ہم سے پوری طرح تعاون فرمائیں گے۔ (مہتمم تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ دو دن سے سخت بیمار ہیں۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد عبد اللہ
واٹر پمپ مرچنٹ رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۲۴